© rasailojaraid.com

صدر ناصر نے حالیہ لڑائی کے بعد انقلاب مصر کی سالگرہ کے موقع پر پہلی بار جو تقریر کی اس میں انہوں نے شکست کے اسباب اور درپردہ تحرکات اور آئندہ لائحہ عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ ایمان افروز جملے بھی ارشاد فرمائے کہ :

"ہمیں اس حقیقت پر یقین رکھنا چاہئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور اگر ہم موثر جدوجہد کریں گے تو خدا ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار کرے گا۔ آگے چل کر انہوں نے کہا کہ اب سوال یہ ہے۔ کہ موجودہ بحران میں ہم اپنے مقاصد پورے کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ میرے پاس اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک سبق دینا چاہتا تھا، جو پہلے ہم نے سیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی، وہ سبق یہ تھا کہ ہم اپنی خامیوں کو دور کر دیں۔ گناہوں سے توبہ کریں۔ اور اپنے وطن کی تعمیر میں لگے رہیں۔ اب ہم نے یہ سبق حاصل کر لیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اگر ہم فتح حاصل کرنے کی جدوجہد کریں گے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار کرے گا ـــــ جن لوگوں کی نظر برائیوں ہی پر جمتی ہے، خدا کرے صدر ناصر کی زندگی کا یہ رخ بھی ان کی نگاہوں میں آسکے۔ بارگاہ صمدیت میں اخلاص اور ایمان اور ندامت و پشیمانی کے چند بول بھی عربوں کی قسمت کا پانسا پلٹ سکتے ہیں۔ کہ اسکی رحمت کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں ـــــ صدر ناصر کے بارہ میں عموماً دو قسم کی رائیں قائم ہیں اور دونوں غلو، افراط یا تفریط سے خالی نہیں ہیں، جذباتیت، تعصب یا غالی عقیدت کی وجہ سے ہر دور کی انقلابی شخصیتوں کو ان دو چیزوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بغض و عناد رکھنے والوں کی تفریط و تنقیص اور عقیدتمندوں کا افراط و اطراء، اور حقیقت اس بیچ اعتدال میں مستور ہو کر رہی۔ مسلمانوں کے حق میں دونوں رویوں کی ہلاکت آفرینی کیطرف حضرت علیؓ نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا:

هلك فيّ اثنان محبٌ مُفرِطٌ و مبغضٌ مُفرِطٌ ـــــ صدر ناصر کے بارہ میں ایک فریق کی برفروختگی کا تو یہ حال ہے کہ وہ تمام حقائق اور واقعات کو نظر انداز کر کے انہیں یہود اور سامراج کا ایجنٹ تک کہنے سے نہ جھجکے اور اسطرح روز روشن کو رات کہہ کر اس نے حق و صداقت کا منہ چڑھایا۔ اور یہ نہ سوچا کہ دن کو رات، اشکول اور موشے دایان کو عربوں، بلکہ یہودیوں اور جانسن کو مسلمانوں کا ایجنٹ اور خیر خواہ قرار دینے سے حقائق نہیں بدل لیں گے دوسرے فریق کے حسن ظن اور محبت کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ ناصر کی محبت میں پورے عربوں کی کسی خامی پر تنقید سے بھی ناراض ہوتا ہے۔ وہ عربوں کی شکست کو "ناکامی" کہنے تک کا روادار نہیں۔ حالانکہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مسلمان قوم کے عروج و زوال اور فتح و شکست پر بحث کرتے ہوئے اس قوم کی عادات و اطوار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا تحلیل وتجزیہ ناگزیر ہے۔ خود قرآن کریم میں "تذکیر بایام اللہ" کا ایک مستقل حصہ اسی تذکیر وعبرت کی خاطر لایا گیا ہے ——— جذبات اور تعصب سے ہٹ کر ہر شخص اس حقیقت تک پہنچ سکتا ہے کہ ناصر معصوم نہیں۔ آزادی، حریت اور مغربی استعمار واستبداد سے گلو خلاصی کی راہ میں ان سے کچھ بے اعتدالیاں بھی ہوئیں۔ وہ اپنوں سے بھی الجھ پڑے۔ غیروں کو بھی ناراض کیا۔ مگر جہاں تک ان کی سامراج دشمنی اور مغربی استعمار سے استخلاص کی مساعی کا تعلق ہے۔ وہ بلاشبہ اس صدی میں صدر ناصر کا نمایاں وصف ہے، جسے چھپایا نہیں جاسکے گا۔ غلط فہمی، الزام تراشی اور سطحیت کی وجہ سے وہ تو یہودیوں کے ایجنٹ نہیں بن سکیں گے۔ البتہ ایسی غیر ذمہ دارانہ رائے قائم کرنے والے دانستہ یا نادانستہ مغربی اور یہودی سامراج کے پشت پناہ ثابت ہوں گے۔ ہم صدر ناصر کا دینی اور فکری کوتاہیوں سے برأت نہیں کرتے مگر اس حقیقت سے انکار ہمارے لئے ممکن نہیں کہ وہ بلاشبہ مغرب دشمنی امریکہ اور انگریز کی عداوت میں وقت کے سب سے بڑے بطل جلیل ہیں ——— راستہ انہوں نے غلط یا صحیح جو بھی اختیار کیا ہو عربوں کے گلے سے سامراجی جوا اتار پھینکنے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں اٹھائی ہے

فتح وشکست تو نصیبوں سے ہے اے میر ولے
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ———————————— ۰

سمیع الحق
۱۴/ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

اس تیرہ سو برس کے اندر کتنی قومیں آئیں اور اپنی اپنی باری میں حفاظتِ اسلام کی خدمت انجام دیکر چلی گئیں۔ جب تک انہوں نے اسلام کا ساتھ دیا اور اپنے اعمال واعتقادات میں اس سے منہ نہیں موڑا اس وقت تک وہ بھی ان کے ساتھ رہا۔ لیکن جب انہوں نے اپنی صلاحیت اور قابلیّت کھودی، اور اس مقصد کو بھول گئے جسکی انجام دہی کیلئے زمین کی وراثت ان کو دی گئی تھی تو ان کا دورِ کار فرمائی ختم ہوگیا۔ اور اللہ نے اپنے دین کی حفاظت کی امانت کسی دوسری جماعت کے سپرد کردی۔ وہ اپنے کلمۂ مقدس کی حفاظت کے لئے ہمارا محتاج نہیں ہے بلکہ ہم اسکی زندگی کے لئے اس کے محتاج ہیں۔ (مولانا ابوالکلام آزاد)

© rasailojaraid.com